(قسط:۱)

مرزا قادیانی کے دعوے اور ان کی تردید

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدُ الواحد زید مجدہم
مُدرّس و نائب مُفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسّلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

خاتم النبیین حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کسی بھی قسم کے نئے نبی کا نہ ہونا اسلام کے مسلمہ عقائد میں سے ہے۔ اس کے برخلاف ماضی قریب میں مرزا غلام احمد قادیانی نام کے ایک شخص نے اپنے نبی ہونے کا دعوٰی کیا۔ دعوائے نبوّت کی مختصر تاریخ خود مرزا قادیانی کی زبانی ملاحظہ فرمائیے۔

ولایت کا دعوٰی اور خدا کا کلام کرنا

"اور خدا کلام اور خطاب کرتا ہے اس اُمت کے ولیوں کے ساتھ اور اُن کو انبیاء کا رنگ دیا جاتا ہے، مگر وہ حقیقت میں نبی نہیں ہوتے کیونکہ قرآن کریم نے شریعت کی تمام حاجتوں کو مکمّل کر دیا ہے۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۹۲)

مرزا قادیانی مہدی موعود ہے

"رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیش گوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ بھی کئی تغیّرات ہونگے مہدی کے متعلّق جو پیش گوئیاں ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی مہدی ہوں گے۔ ان مہدیوں میں سے ایک مہدی تو خود حضرت مرزا صاحب ہیں اور آئندہ بھی مہدی آسکتے ہیں۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۰)

خدا کا مرزا کو اپنے کلام میں نبی و رسول کہنا

"یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندے پر نازل فرمایا اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں... مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا رسول کے لفظ سے یاد کرے۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۹۳)

محدَّث ہونے کا دعوٰی

"میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدّث (یعنی جس سے اللہ کلام کریں) اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفٰی کی تجدید کروں۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۹۴)

مثیل مسیح علیہ السّلام ہونے کا دعوٰی

"... وہ (یعنی محدّث) اگرچہ کامل طور پر اُمّتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے اور محدّث کے لیے ضرور ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے۔"

"مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوٰی نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعوٰی ہے۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۱)

مسیح موعود ہونے کا دعوٰی

"میرا دعوٰی یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۸)

"جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا ان ہی حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا اور اُمّتی بھی۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۸)

نبی ہونے کا دعویٰ

"اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی" (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۹)

"یہ دعا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پس جب کہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پنج وقت یہ دُعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبّت کے مرتبے پر پہنچانے کے لیے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا کا مقابلہ کرو گے بعد اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے"۔ (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۲۶)

مرزا کا شرعی اصطلاح کے مطابق نبی ہونیکا دعویٰ

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے اپنی کتاب القول الفصل ص ۳۳ پر لکھا

"میں حضرت مرزا صاحب کی نبوّت کی نسبت لکھ آیا ہوں کہ نبوّت کے حقوق کے لحاظ سے وہ ویسی ہی نبوّت ہے جیسے اور نبیوں کی۔ صرف نبوّت کے حاصل کرنے کے طریقوں میں فرق ہے۔ پہلے انبیاء نے بلاواسطہ نبوّت پائی اور آپ نے بالواسطہ"۔

(بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۳۵)

اور مرزا محمود نے کتاب حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴ میں لکھا

"پس شریعتِ اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت (مرزا) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔

(بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۴۰)

بروزی خاتم الانبیاء ہونے کا دعوٰی

"بروزی طور پر میں وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے (مرزا کی ایک کتاب) براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمدؐ ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمدؐ تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوٰی کیا۔"

(بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۵۱)

بروزی اور اصل میں کچھ فرق نہیں

بروز کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھے ہیں کہ اصل اور بروز میں فرق نہیں ہوتا۔ (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۵۲)

"اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت و آخرین منھم سے ظاہر ہے کہ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔"

(بحوالہ قادیانی مذہب ۲۵۳)

"اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی نہ پرانا بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے اور وہ خود ہی آئے ہیں۔"

(بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۵۳)

مرزا قادیانی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کچھ فرق نہ ہونے کا دعوٰی

"حضرت مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ میں فرمایا من فرق بینی وبین المصطفٰی ما عرفنی ومارانی یعنی جس نے میرے اور حضرت محمد مصطفٰی کے درمیان فرق کیا اور دونوں کو الگ الگ سمجھا اُس نے نہ مجھے شناخت کیا اور پہچانا اور نہ ہی دیکھا اور سمجھا۔ پس حضور کے اس ارشاد کے مطابق حضور کا دیکھنا اور پہچاننا ان ہی معنوں میں ہے کہ حضور (مرزا صاحب) کو محمد مصطفٰی ہی یقین کیا جائے۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۳)

مرزا پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے کا دعوٰی

"جو لوگ نبیوں اور رسولوں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کا وحی لانا ضروری شرط نبوت قرار دیتے ہیں۔ ان کے واسطے یہ امر واضح ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کے پاس نہ صرف ایک بار جبرائیل آیا بلکہ بار بار رجوع کرتا تھا اور وحی خداوندی لاتا رہا۔"

(بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۷۲)

مرزا پر کتاب الٰہی نازل ہونے کا دعوی اور تشریعی غیر تشریعی کا انوکھا فلسفہ

"اگر کسی کو غیر شرعی کہتے ہیں تو اس کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ کوئی نیا حکم نہیں لایا ہے۔ ورنہ کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا جو شریعت نہ لائے۔ ہاں بعض نئی شریعت لاتے ہیں اور بعض پہلی شریعت ہی دوبارہ لائے ہیں۔ پس شرعی نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے کلام لائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریعی نبی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ قرآن پہلے لائے اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) غیر تشریعی نبی ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ پہلے قرآن نہیں لائے۔ ورنہ قرآن آپ بھی لائے اگر نہ لائے تھے تو خدا تعالیٰ نے یہ کیوں کہا کہ اسے قرآن دے کر کھڑا کیا گیا۔"

(بحوالہ قادیانی مذہب ۲۷۸)

قادیانیوں کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں محمد رسول اللہ سے مُراد مرزا قادیانی ہے

مرزا بشیر احمد نے کلمۃ الفصل میں لکھا

اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مُبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی، کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں، جیسا کہ وہ (مرزا صاحب) خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ (میرا وجود بعینہ اسی کا وجود ہوگیا) (قادیانی مذہب ص ۲۶۶)

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کی ختم نبوّت کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ صرف حضرت عیسٰی علیہ السّلام جن کو اللہ تعالیٰ نے یہود کے مکروفریب سے بچا کر آسمان پر زندہ اُٹھالیا تھا۔ انکے بارے میں احادیث میں صراحت کے ساتھ آتا ہے کہ وہ قُربِ قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اُمّتی کے طور پر اُمّت کی قیادت فرمائیں گے۔

مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا حوالجات سے جو باتیں سامنے آئیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ مرزا قادیانی کا دعوٰی ہے کہ وہ بھی اللہ کا نبی اور رسول ہے اور وہ حضرت محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب صلّی اللہ علیہ وسلّم کا بروز اور پرتو ہے، لیکن اصل اور پرتو کے درمیان کچھ فرق نہیں ہے وہ بھی حقیقت میں اصل ہی ہوتا ہے۔

۲۔ حدیثوں میں حضرت مسیح (یعنی عیسٰی) علیہ السّلام کے بارے میں جو تصریح ہے کہ قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے تو اس سے مراد خود مرزا قادیانی ہے اس لیے مذکورہ بالا حوالوں میں اس کو مسیح موعود کہا گیا ہے۔ اس دعوٰی کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ مرزا قادیانی نے یہ بھی دعوٰی کیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام وفات پاچکے ہیں اور اُن کو آسمان پر زندہ نہیں اُٹھایا گیا اور زمین پر نہیں اُتریں گے بلکہ مرزا قادیانی کا آنا ہی ان حدیثوں کی مُراد ہے۔

۳۔ حدیث میں جس مہدی کے آنے کا وعدہ اور پیش گوئی ہے اس سے مُراد مرزا قادیانی ہے۔ آگے ہم مرزا قادیانی کے ان دعوؤں کا دلائل سے جواب لکھتے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی شخص بطور نبی کے نہیں ہوگا

پہلی دلیل

۱۔ قرآن پاک میں ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شئ علیما (سورۂ احزاب : ۴۰)

ترجمہ۔ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا، چنانچہ امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

فھذہ الایۃ نص فی انہ لا نبی بعدہ و اذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولی . . . وبذالک وردت الاحادیث المتواترۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من حدیث جماعۃ من الصحابۃ رضی اللّٰہ عنھم

(تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۳ ج ۳)

"یہ آیت اس مسئلہ میں نص اور صریح ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوسکتا اور اس مسئلہ پر کہ آپ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

قال ابن عطیۃ ھذہ الالفاظ عند جماعۃ علماء الامۃ خلفا وسلفا متلقاۃ علی العموم التام مقتضیۃ نصا انہ لا نبی بعدہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ خاتم النّبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم وجدید علماء اُمت

کے نزدیک کامل عموم پر ہیں جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی نہیں"۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ "الاقتصاد" میں فرماتے ہیں۔

ان الامة فهمت بالاجماع من هذا اللفظ ومن قرائن احواله انه افهم عدم نبي بعده ابدًا وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص فمنكر هذا لا يكون الا منكر الاجماع

(اقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۲۳)

بے شک اُمت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی (اور رسول) نہ ہوگا۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل وتخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماعِ اُمت کا منکر ہے۔

دوسری دلیل

۲- آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں (وہ احادیث جن کو روایت کرنے والے اتنی کثیر تعداد میں ہوں کہ اُن کے جھوٹ پر متفق ہونے یا سب کے کسی غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا احتمال باقی نہ رہے۔ یہ احادیث یقین کا فائدہ دیتی ہیں) اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم قال مثلی و مثل الانبياء من قبلی كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنه وانا خاتم النبيين (بخاری ومسلم واللفظ لمسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا، مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے

اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی ؟ آپ نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

(ب) عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لعلیٍ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لا نبی بعدی

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۳۳)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسٰی (علیہما السّلام) سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ج) عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النّبیین لا نبی بعدی

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۸)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں۔

(د) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ (ترمذی ص ۵۱ ج ۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بلاشبہ رسالت و نبوّت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

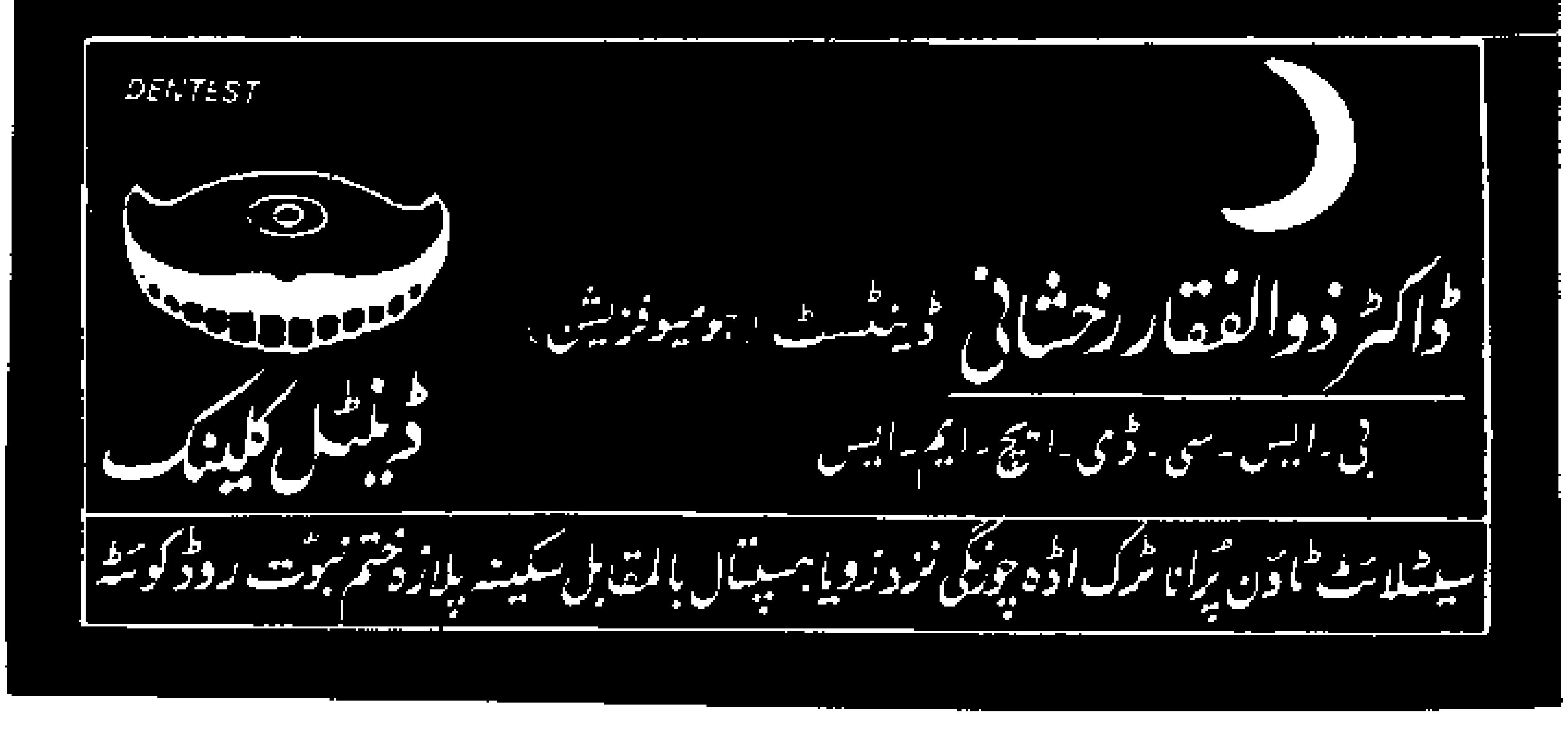

(قسط: ۲)

مرزا قادیانی کے دعوے اور ان کی تردید

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الواحد زید مجدہم
مدرّس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے زندہ ہونے اور مصلوب نہ ہونے کے دلائل

پہلی دلیل

قرآن پاک میں ہے۔

وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم

(یہود ملعون ہوئے بہ سبب) اُن کے قول کے کہ ہم نے مسیح عیسٰی بن مریم کو جو اللہ کے رسول تھے قتل کیا حالانکہ نہ اُنھوں نے ان کو قتل کیا اور نہ ہی اُن کو صلیب پر لٹکایا، لیکن اُن کو اشتباہ ہوگیا۔

آگے فرمایا

وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا حكيما

یہود نے یقینی طور پر ان (عیسٰی علیہ السّلام) کو قتل نہیں کیا بلکہ اُن کو اللہ نے اپنی طرف (یعنی آسمان پر) اُٹھالیا۔

یہ بات مسلّم ہے کہ یہود حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے جانی دُشمن تھے اور اُنھوں نے آپ کو قتل کرنے کی سازش کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کی سازش کو ناکام بنادیا اور وہ نہ ان کو قتل کر سکے اور نہ ہی حضرت عیسٰی

علیہ السّلام کو صلیب پر لٹکا سکے۔

یہ کہنا صحیح نہیں کہ صلیب پر لٹکایا گیا ہو، لیکن قتل نہ کر پائے ہوں، کیونکہ صلیب پر ہی لٹکا کر قتل کیا جاتا . . . تھا جب قرآن نے قتل کی نفی کی تو معلوم ہُوا کہ صلیب پر قتل نہیں کیے گئے اور جب صلیب کی نفی کی تو معلوم ہُوا کہ صلیب پر لٹکائے بھی نہیں گئے۔

اور اگر یہ صُورت بھی ہو کہ قتل کے بعد صلیب پر لٹکاتے تھے تو یہود کا دعوٰی تو یہ تھا کہ اُنھوں نے صلیب پر بھی لٹکایا تھا۔ قرآن پاک نے اس کی نفی کی اور کہا کہ ان کو صلیب پر نہیں لٹکایا گیا۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ پھر یہود نے کس کو صلیب پر لٹکایا؟ اس کے جواب میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہود نے شُبہہ اور اشتباہ میں کسی اور کو قتل کیا اور اسی کو صلیب پر لٹکایا۔ حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو وہ قتل بھی نہیں کر سکے۔ اسی کو قرآن نے کہا وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھو

دوسری دلیل

وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (قربِ قیامت کے زمانہ میں) نہیں کوئی اہلِ کتاب مگر یہ کہ عیسٰی علیہ السّلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "صحیح قول فقط یہی ہے کہ دونوں ضمیریں (یعنی بہ اور موتہٖ میں) حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی طرف راجع ہیں"۔

اس قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اہلِ کتاب (یعنی عیسائی) تو اپنی موت سے پہلے یعنی زندگی میں بھی حضرت عیسٰی علیہ السّلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ پھر اس کو ذکر کرنے میں کوئی فائدہ نہ ہُوا۔ ہاں اگر یہ مُراد ہو کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی موت سے پہلے اہلِ کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے تو اس ذکر میں بلا شبہہ فائدہ ہے کہ ان کی وفات سے پیشتر جب اُن کا آسمان سے نزول ہوگا تو اہلِ کتاب اُن کو دیکھ کر ان کو مانیں گے اور اُن کے بارے میں اپنے عقیدے کی تصحیح کریں گے۔

ان دو آیتوں سے معلوم ہُوا کہ حضرت عیسی علیہ السّلام کو نہ قتل کیا گیا اور نہ ہی صلیب پر لٹکایا گیا بلکہ خود ارادہ بد رکھنے والوں کو اشتباہ میں ڈال دیا گیا اور یہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام ابھی زندہ ہیں اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے سامنے آئیں گے اور اُس وقت موجود اہلِ کتاب یعنی عیسائی اُن کو سچا تسلیم کریں گے۔

اب رہا یہ سوال کہ پھر اس وقت حضرتِ عیسٰی علیہ السّلام کہاں ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔

اذ قال اللّٰہ یعیسٰی انی متوفیك ورافعك الی

جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ بے شک میں آپ کو پورا لینے والا ہوں اور آپ کو اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔

جب اُوپر کے دلائل سے واضح ہوگیا کہ ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی موت نہیں ہوئی تو متوفیک اس معنی میں تو نہیں ہو سکتا کہ میں آپ کو وفات یعنی موت دینے والا ہوں (یعنی جسم و رُوح سمیت)

علاوہ ازیں اگر متوفیک کا مطلب وفات اور موت دینے کے معنی میں لیا جائے تو پھر رافعک الی کا کیا مطلب اور اس کے ذکر کی کیا ضرورت ہوئی؟ کیونکہ قدرتی موت ہو یا قتل ہو دونوں صورتوں میں... نیک لوگوں اور خصوصًا انبیاء علیہم السّلام کی ارواح کو بلند مقام دیے ہی جاتے ہیں اور اگر بلند مرتبہ مُراد ہو تو قتل و شہادت کی صُورت میں تو درجہ زیادہ بلند ہو جاتا ہے۔ پھر قدرتی موت کے ساتھ اسکے ذکر کا کیا فائدہ

نیز قرآن پاک میں ایک اور مقام میں متوفی کا فعل توفی واقع ہے، لیکن موت کے معنی میں نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ متوفی کا معنی وفات یعنی موت دینا نہیں ہے ـــــــــــــــ

فرمایا اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسك التی قضی علیه الموت ویرسل الاخری۔ (سورۂ زمر : ۴۲)

ترجمہ: اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو اُن کے مرنے کا اور جو نہیں مرے ان کو کھینچ لیتا ہے ان کی نیند میں۔ پھر جن پر موت ٹھہرادی اُن کو تو رکھ چھوڑتا ہے اور دوسروں کو ایک وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔

دیکھئے توفی کا ترجمہ کھینچ لینا یا لے لینا ہے موت دینا نہیں کیونکہ جن لوگوں کی ابھی موت نہیں آئی نیند میں ان کی ارواح کی توفی کا ذکر ہے۔ اس سے یہ معلوم ہُوا کہ توفی تو ہے، لیکن موت نہیں ہے۔ غرض ثابت ہُوا کہ توفی کا معنی موت دینے کا کرنا صحیح نہیں۔

غرض قرآن پاک نے خُوب وضاحت کے ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے رُوح و جسم سمیت دُنیا سے اُوپر اُٹھا لیا یعنی آسمان پر اُٹھا لیا اور وہ ابھی تک زندہ ہیں اور قیامت سے پیشتر دُنیا میں اُتارے جائیں گے۔

اسی بات پر پُوری اُمّت محمّدیہ کا اجماع ہے۔ تفسیر جامع البیان میں ہے۔

الاجماع علی انہ حیی فی السماء و ینزل و یقتل الدجال و یؤید الدین۔
اس پر اُمّت کا اجماع ہے کہ عیسٰی علیہ السّلام آسمان پر زندہ ہیں اور نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور دین کی مدد کریں گے
یہی مضمون قدرے تفصیل سے حدیث میں بھی وارد ہے۔

(۱) امام حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہود سے فرمایا عیسٰی علیہ السّلام ابھی نہیں مرے وہ قیامت کے قریب ضرور لوٹ کر آئیں گے۔

تنبیہ

رہی یہ آیت وما محمّد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (اور نہیں محمد مگر رسول۔ یقیناً ان سے پہلے بھی رسول گزرے)

قد خلت کا یہ ترجمہ کرنا کہ وفات پاگئے غلط ہے بلکہ اس کا اصل ترجمہ ہے گزر گئے یعنی روئے زمین سے گزر گئے اور چلے گئے۔ حضرت عیسٰی علیہ السّلام پر بھی یہ معنی صادق آتا ہے کیونکہ آپ کو جب آسمان پر اُٹھالیا گیا تو آپ روئے زمین پر سے گزر گئے اور چلے گئے۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول اور اسکے بعد کے واقعات

(۱) عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ ..... فبینما ھو کذلک اذ بعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھروزتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طاطا راسہ قطر و اذا رفعہ تحدر منہ جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الامات و نفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ .....الخ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دجال کا ذکر کیا..... (اور کہا کہ دجال اس حالت میں ہوگا کہ) اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیجیں گے

تو وہ دمشق کی مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس اُتریں گے اس حال میں کہ آپ پر زرد رنگ کا جوڑا ہوگا اور آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے جب آپ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب اپنا سر اُوپر اُٹھائیں گے تو موتی کی طرح چاندی کے ٹکڑے گریں گے (مُراد ہے کہ آپ انتہائی حسین ہوں گے)۔ جو کافر بھی آپ کے سانس کی ہَوا پائے گا وہ مرجائے گا اور آپ کے سانس کی ہَوا آپ کی حد نگاہ تک پہنچے گی۔ آپ دجال کو تلاش کریں گے۔ یہاں تک کہ آپ اس کو باب لُد پر پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے۔

پھر عیسٰی علیہ السّلام کے پاس کچھ لوگ آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا۔ حضرت عیسٰی علیہ السّلام ان کے چہرے سے سفر کا غبار جھاڑیں گے اور ان کو جنّت میں ان کے درجوں کی خبر دیں گے۔

ان ہی حالات میں اللہ تعالیٰ عیسٰی علیہ السّلام کو وحی بھیجیں گے کہ مَیں اپنے ایسے بندوں کو نکالنے لگا ہوں جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ لہٰذا آپ میرے بندوں کو کوہ طور پر محفوظ کر لیجیے۔

اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو چھوڑیں گے جو ہر بلند جگہ سے تیزی سے نیچے اُتریں گے ان کے شروع یعنی آگے کے لوگ بحیرہ طبریہ پر سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے یہاں تک کہ جب پیچھے والے وہاں سے گزریں گے تو کہیں گے کہ یہاں کبھی پانی ہُوا کرتا تھا۔

اللہ کے نبی عیسٰی علیہ السّلام اور اُن کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ (کھانے کی اشیاء کی تنگی کے باعث) آج کے تمہارے نزدیک سو دینار سے ایک بیل کی سری زیادہ قیمتی ہوگی۔ اللہ کے نبی عیسٰی علیہ السّلام اور اُن کے ساتھی یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دیں گے جس سے وہ مَر جائیں گے۔۔۔ الخ

(۲) امام ابو داؤد اپنی سنن میں اور امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تمام انبیاء باپ شریک بھائی ہیں مائیں مختلف ہیں یعنی شریعتیں مختلف ہیں جبکہ دین جو کہ اُصول شریعت ہیں وہ سب کا ایک ہے اور مَیں عیسٰی علیہ السّلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں اس لیے کہ میرے اور اُن

کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ وہ نازل ہوں گے۔ جب اُن کو دیکھو تو پہچان لینا وہ میانہ قد ہوں گے ــــ ان کا رنگ سُرخ اور سفیدی کے درمیان ہوگا۔ ان پر دو رنگے ہُوئے کپڑے ہونگے سر کی یہ شان ہوگی کہ گویا پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں ہوگی۔ صلیب کو توڑیں گے جزیہ کو اُٹھائیں گے۔ سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب نیست و نابود کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اُن کے زمانہ میں مسیح دجال کو قتل کرائے گا۔ پھر تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا . . . . . عیسٰی علیہ السّلام زمین پر چالیس سال ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور مسلمان اُن کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور اُن کو دفن کریں گے۔

(۳) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ینزل عیسٰی بن مریم علیہ السّلام فیقول امیرھم المھدی تعال صل لنا (الحدیث)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا عیسٰی علیہ السّلام نازل ہوں گے (یعنی اُتریں گے) تو مسلمانوں کے امیر مہدی اُن سے کہیں گے آئیے ہمیں نماز پڑھائیے (عیسٰی علیہ السّلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے یعنی تم میں سے ایک دوسروں پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو عطا فرمائی ہے) (المنار المنیف ۱۴۷)

خلاصہ یہ ہے کہ

حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد ولادت نہ ہوگی۔ بلکہ وہ تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دُنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی پیدا ہو چکے تھے اور آسمان پر اُٹھا لیے گئے تھے۔ امام مہدی علیہ السّلام کے زمانے میں وہ دو فرشتوں کے سہارے دمشق شہر میں ایک منارہ پر اُتریں گے۔ انتہائی حسین ہونگے کوئی کافر اُن کے سانس کی ہَوا کی تاب نہ لاسکے گا اور مر جائے گا۔ وہ دجال کو بابِ لُدّ پر قتل کریں گے۔ یاجوج و ماجوج اُن کی زندگی میں نکلیں گے اور بڑی تباہی مچائیں گے۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی زندگی ہی میں اُن کی اور اُن کے ساتھیوں کی دُعا پر اللہ تعالےٰ یاجوج و ماجوج کو ہلاک کر دیں گے۔ اُن کے زمانے میں بالآخر صرف ایک دین اسلام ہی جا جائے گا۔ باقی تمام ادیان بشمول عیسائیت اور یہودیت کے دُنیا سے ختم ہو جائیں گے۔

مرزا قادیانی میں ان میں سے کوئی بات بھی تو نہیں ملتی۔

امام مہدی علیہ السّلام کا احادیث میں ذکر

۱۔ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یقول المہدی من عترتی من ولد فاطمة۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

۲۔ عن عبداللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قال لولم یبق من الدنیا الا یوم قال زائدة لطول اللہ ذلک الیوم حتی یبعث رجلا منی او من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی زاد فی حدیث فطر یملأ الارض قسطا کما ملئت ظلما وجورا۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا اگر دُنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کردیں گے تاکہ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص کو اُٹھائیں جس کا نام میرے نام کے موافق اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

۳۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم المہدی منی اجلی الجبہة اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا ویملک سبع سنین

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا مہدی مجھ سے ہوگا۔ (یعنی میری نسل سے ہوگا اس کا چہرہ خُوب نورانی چمک دار اور ناک ستواں وبلند ہوگی۔ زمین کو عدل سے بھردے گا جس طرح وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی اور وہ (کم سے کم) سات سال حکومت کرے گا۔

۴۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قال یکون فی امتی

المهدی ان قصر فسبع والاثمان والافتسع تنعم امتی فیها نعمة لم ینعموا مثلها یرسل السماء علیهم مدرارا ولا یدخر الارض شیئا من النبات والمال کدوس یقوم الرجل یقول یا مهدی اعطنی فیقول خذہ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں ایک مہدی ہوگا۔ اس کی خلافت کی مُدّت اگر کم ہُوئی تو سات سال ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری اُمّت اُس کے زمانے میں اس قدر خوشحال ہوگی کہ اتنی خوشحال اس سے پہلے نہ ہُوئی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اُگا دے گی ایک شخص کھڑا ہوکر سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے۔ (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۵۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم یخرج رجل یقال له السفیانی فی عمق دمشق وعامة من یتبعه من کلب فیقتل حتی یبقر بطون النساء ویقتل الصبیان فتجمتمع لهم قیس فیقتلها حتی لا یمنع ذنب تلعة ویخرج رجل من اهل بیتی فی الحرم فیبلغ النسفیانی فیبعث الیه جندا من جنده یهزمهم فیسیر الیه السفیانی بمن معه حتی اذا صار ببیداء من الارض خسف بهم فلا ینجو منهم الا المخبر عنهم

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا دمشق کے اطراف سے ایک شخص سفیانی نام کا خروج کرے گا جس کے عام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے۔ یہ قتل عام کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچّوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ جمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کریگا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی نہ بچے گی۔

(اسی دوران) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کا ظہور ہوگا حرم میں (مراد امام مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا یہاں تک کہ جب مقام

بیداء (یعنی مکّہ و مدینہ کے درمیان چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو اُن سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور سوائے ایک خبر دینے والے کے کوئی نہ بچے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۲۰)

حاصل کلام یہ ہے کہ حدیثوں میں امام مہدی علیہ السّلام کا جو ذکر ملتا ہے اس کے مطابق وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہم نام ہوں گے۔ ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ سات سے نو سال تک حکمرانی کریں گے۔ دُشمنوں سے جنگ اور لڑائی کریں گے۔ ان کے زمانے میں سفیانی اور اس کا لشکر مقام بیداء میں دھنسا دیا جائے گا۔ خوشحالی اور عدل و امن کا دَور دورہ ہوگا ان کا ظہور حرم میں ہوگا۔

مرزا قادیانی میں ان میں سے کوئی بھی تو بات موجود نہیں۔ حالانکہ ان احادیث کا مصداق امام مہدی تو صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جس میں یہ تمام باتیں پائی جاتی ہوں صرف ایک آدھ بھی نہیں۔

عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عظیم مرکز
نفیس بُک بائنڈرز
NBB
ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جِلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے
نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قسم کی بکس والی جِلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ھے
مُناسب نرخ پر معیاری جِلد سازی کے لئے رجوع فرمائیں
۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور
فون 7322408

(قسط:۳، آخری)

مرزا قادیانی کے دعوے اور ان کی تردید

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد زید مجدہم
مدرس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا جھوٹا ہونا خود مرزا کی پیشین گوئیوں کی روشنی میں سچی پیشین گوئیاں سچے نبی کے حق میں معجزہ اور دلیل نبوت ہوتی ہیں۔ مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں غلط نکلیں۔ جبکہ ایک پیشین گوئی بھی پوری نہ ہو تو نبوت کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔

محمدی بیگم سے شادی کرنے کی پیشین گوئی

۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے مرزائی اشتہار میں تفصیل شائع ہوئی۔

"محمدی بیگم کے ماموں (مرزا امام الدین وغیرہ) جو مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے مجھ سے کوئی نشانی آسمانی مانگتے تھے۔ اس وجہ سے کئی دفعہ اُن کے لیے دُعا کی گئی۔ سو وہ دُعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی . . . . خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان سے کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا، لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے

شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔۔۔ پھر ان دنوں میں جو بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہُوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرّر کر رکھا ہے کہ وہ احمد بیگ کی دختر کلاں کو۔۔۔ ہر ایک روک دُور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا۔۔۔"

(تبلیغ رسالت ص ۱۱۵-۱۱۷ بحوالہ رئیس قادیان)

"بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محل امتحان نہیں ہو سکتا۔" (تبلیغ رسالت ج ا ص ۱۱۷ بحوالہ ارفع)

"مَیں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہو گی اور میری موت آجائیگی"

"یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزو (سلطان محمد کی موت) پُوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں نہ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار ہے۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچّا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتی ہیں۔" (بحوالہ رئیس قادیان ص ۱۶۶)

نتیجہ

لیکن نہ تو مرزا قادیانی کا نکاح مرزا احمد بیگ کی بیٹی محمدی بیگم سے ہُوا اور نہ ہی محمدی بیگم کے شوہر اور مرزا احمد بیگ کے داماد مرزا سلطان محمد کا انتقال ہُوا بلکہ وہ مرزا قادیانی کے انتقال کے بعد بھی بڑی عمر تک زندہ رہا

عیسائی مسٹر عبداللہ خاں آتھم سابق ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی ہلاکت کی پیشین گوئی

اس پیشین گوئی کے بارے میں مرزا قادیانی کے الفاظ یہ تھے۔

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب مَیں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں

کر سکتے تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پہ دیا کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام) کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلّت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔۔۔

"مَیں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لیے تیّار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لیے تیّار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا زمین و آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔" (بحوالہ رئیس قادیان ج دوم ص ۱۶۴)

نتیجہ

یہ آتھم جس کے سوا سال میں ہلاک ہونے کی پیش گوئی کی گئی وہ ایک ضعیف العمر بیمار شخص تھا اور ہر چند کہ اس رنجور و سال خوردہ شخص کی موت کے تمام قرائن موجود تھے، لیکن خدائے غیور کو قادیانی متنبی کی رسوائی منظور تھی اس لیے باوجودیکہ ڈاکٹروں کی بھی رائے تھی کہ وہ چھ ماہ سے زیادہ جانبر نہ ہو سکے گا آتھم ڈھائی تین سال تک زندہ رہا۔

اللہ کے نبی ایسے تو نہیں ہوتے

مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح موعود کہا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السّلام کا نزول ہوگا تو وہ صلیب کو توڑیں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ صلیب پرستی کو ختم کر دیں گے اور ظاہری صلیبیں بھی توڑ دی جائیں گی۔ لیکن مرزا قادیانی نے اس کے برخلاف صلیب پرستوں کی اطاعت

کو فرض قرار دیا، اُن کے لیے دُعائیں کیں اور اپنے خاندان و جماعت کو اُن کا خود کاشتہ پودا کہا۔
انگریز لیفٹیننٹ گورنر سے التماس کرتے ہوئے لکھا۔

" صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو ۵۰ برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار اور جاں نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ محکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز کے پکّے خیرخواہ اور خدمت گزار رہیں۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت عظیم، احتیاط اور تحقیق و توجّہ سے کام لے۔ اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھے کیونکہ میرے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔ اب نہ فرق ہے لہٰذا ہمارا حق ہے کہ خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکاری دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت کی توجہ کی درخواست کریں تاکہ ہر شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لیے دلیری نہ کرسکے اور کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں ۔۔۔"

("کتاب البریہ" مندرجہ "روحانی خزائن" ص ۳۵۰ ج ۱۳)

" میری عمر کا اکثر حصّہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے، اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچّے خیرخواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں"۔

(تریاق القلوب ص ۱۵ روحانی خزائن ص ۱۵۶، ۱۵۵، ج ۱۵، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"ہم بڑی خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ جناب ملکہ معظّمہ قیصرِ ہند دام ظلہا کے جشن

جوبلی کی خوشی اور شکریہ کے ادا کرنے کے لیے میری جماعت کے اکثر احباب دُور دُور کی مسافت قطع کرکے ۱۹ جون ۱۸۹۷ء کو ہی قادیان میں تشریف لائے اور یہ سب (۲۲۵) آدمی تھے اور اس جگہ کے ہمارے مرید اور مخلص بھی اُن کے ساتھ شامل ہوئے جن سے ایک گروہ کثیر ہوگیا اور وہ سب ۲۰ جون ۱۸۹۷ء کو اس مبارک تقریب باہم مل کر دعا اور شکر باری تعالیٰ میں مصروف ہوئے . . . اس تقریب پر ایک کتاب شکر گزاری جناب قیصرہ ہند کے لیے تالیف کرکے اور چھاپ کر اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھا گیا اور چند جلدیں اس کی نہایت خوبصورت مجلد کرا کے ان میں سے ایک حضرت قیصرہ ہند کے حضور میں بھیجنے کے لیے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بھیجی گئی اور ایک کتاب بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند روانہ ہوئی اور ایک بحضور جناب نواب لیفٹیننٹ گورنر پنجاب بھیج دی گئی اب وہ دُعائیں جو چھ زبانوں میں کی گئیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں اور بعد اس کے ان تمام دوستوں کے نام درج کیے جائیں گے جو تکالیف سفر اُٹھا کر اس جلسہ کے لیے قادیان میں تشریف لائے۔" (اعلان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۱۳۰، ۱۲۸، مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی مجموعہ اشتہارات ص ۴۲۵ تا ۴۲۷ ج ۲)

"اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبّت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظّمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کرسکوں اسی سچّی محبّت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام سے تالیف کرکے اور اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطورِ درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزّت دی جائے گی اور اُمّید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا . . . مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا اور میرا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظّمہ پیش ہوا ہو اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں یقیناً کوئی اور باعث ہے

جس میں جناب ملکہ معظّمہ قیصر ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں لہٰذا اس حسن ظن نے جو میں حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں اس غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں"۔ (ستارہ قیصرہ ص ۲ روحانی خزائن ص ۱۱۲، ج ۱۵، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"مَیں نے (یعنی مرزا صاحب نے) تحفہ قیصریہ میں جو حضور قیصر ہند کی خدمت میں بھیجا گیا یہی حالات اور خدمات اور دعوات گزارش کیے تھے اور میں اپنی جناب ملکہ معظّمہ کے اخلاص وسیعہ پر نظر رکھ کر ہر روز جواب کا اُمّید وار تھا اور اب بھی ہوں میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دُعاگو کا وہ عاجزانہ تحفہ جو بوجہ کمال اخلاص خونِ دل سے لکھا گیا تھا، اگر وہ حضور ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پیش ہوتا تو اس کا جواب نہ آتا بلکہ ضرور آتا ضرور آتا اس لیے مجھے بوجہ اس یقین کے کہ جناب قیصرہ ہند کے پر رحمت اخلاق پر کمال وثوق سے حاصل ہے اس یاد دہانی کے عریضہ کو لکھنا پڑا اور اس عریضہ کو نہ صرف میرے ہاتھوں نے لکھا بلکہ میرے دل نے یقین کا بھرا ہُوا زور ڈال کر ہاتھوں کو اس پر ارادات خط کے لکھنے کے لیے چلایا ہے۔ مَیں دُعا کرتا ہُوں کہ چونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مُسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہَیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہوجائے گا۔ اس لیے مَیں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خُوب یاد رکھیں جو قریبًا سولہ برس سے تقریری اور تحریری طور پر اُن کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے۔ اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے

محفوظ ہیں۔" (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اعلان اپنی جماعت کے نام مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۲۲، مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی، مجموعہ اشتہارات ص ۵۸۳۔ ۵۸۴، ج ۳)

"اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے، لیکن یہ دولت برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لیے مبارک ہے خدا اس کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالے نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا، کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے، جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلّت اور کمزوری کی پستی سے اُوپر کی طرف اُٹھاتی ہے سو خدا اس کو وہ جزائے خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اس کی رعیّت پروری کی وجہ سے ملتی ہے۔" (نور الحق حصّہ اوّل ص ۴، روحانی خزائن ص ۶، ج ۸، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

عُلمائِ اُمت کا منصب

ہے خدا کرے کہ اس کو قبولیت اور پذیرائی ہو۔ اگر عُلماء اُمّت اپنی اس ذمّہ داری کا احساس فرمادیں، اور حق تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کر کے اس کام کو شروع کر دیں تو بہت جلد جہالت وضلالت دور ہوکر رشد و ہدایت کی روشنی پھیل جائے اور یہ فتنہ وفساد اور کفر و شرک کا دَور پھر خدا پرستی اور تقویٰ و پرہیزگاری سے بدل جائے۔ انبیاء سابقین اور اسلام کے قرنِ اولیٰ کی تاریخ اس کا عینی مشاہدہ ہے وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت وعلیہ انیب والحمد للہ رب العالمین وسلام علی المرسلین۔

(بشکریہ ماہنامہ تذکرہ دیوبند اپریل ۱۹۶۷ء)

۞